



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2008

پیر 16، جمعرات 19، جمعۃ المبارک 20، ہفتہ 21، پیر 23۔ جون 2008
 (یوم الاثنین 11، یوم الحنیف 14، یوم الحجج 15، یوم السبت 16، یوم الاثنین 18۔ جمادی الثانی 1429ھ)

پندرھویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7 (حصہ اول) : شمارہ 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ساقوان اجلاس

پیر، 16 - جون 2008

جلد 7 : شمارہ 1

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
1	-1 اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ
	-2 سالانہ بجٹ بابت سال 09-2008 اور ضمنی بجٹ بابت سال
1	-3 2007-08 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ
3	-4 ایجمنڈا
5	-5 ایوان کے عمدے دار
9	-6 تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
10	-7 نعمت رسول مقبول علیہ السلام

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
10	7۔ چیزیں مینوں کا پینل پاؤئٹ آف آرڈر
11	8۔ قائد حزب اختلاف کے بارے میں جناب سپیکر سے اپنے اغیارات کے تحت فیصلے کا مطالبہ
13	تعریض سابق رکن قومی اسمبلی ایمپی بھنڈارہ کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی سرکاری کارروائی
20	9۔ وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر بابت سال 2008-09
40	10۔ گوшوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 2008-09 کا پیش کیا جانا
40	11۔ گوشوارہ ضمیمی بجٹ بابت سال 2007-08 کا پیش کیا جانا مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)
41	12۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2008 13۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2008
جمع رات، 19 - جون 2008	
جلد 7 : شمارہ 2	
43	14۔ ایجمنڈا
45	15۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
46	16۔ نعت رسول مقبول علیہ السلام پاؤئٹ آف آرڈر

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
46	17۔ سالانہ بجٹ 09-2008 میں دینے گئے ٹوٹل جنم کی درستی تعریف
48	18۔ سابق رکن ایسے میں کیونکہ اختر علی وریو کی وفات پر دعائے مغفرت پوائنٹ آف آرڈر
49	19۔ معزز ایکین ایسے میں کو استحقاق کے مطابق مراعات دینے کا مطالبہ
53	20۔ تخصیل جام پور میں داخل کیتال پر نصب لفٹ پکپوں کا آپریشن
55	21۔ اجلاس کا بر وقت انعقاد

تھاریک استحقاق	
59	22۔ آرپی۔ اوفیصل آباد کا معزز رکن ایسے فون پر بات کرنے سے گریز۔۔۔ (جاری)
62	23۔ سالانہ بجٹ بابت سال 09-2008 پر عام بحث

جمعۃ المبارک، 20 جون 2008

جلد 7 : شمارہ 3

131	24۔ ایجنڈا
133	25۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
134	26۔ نعت رسول ﷺ
134	پوائنٹ آف آرڈر شیخوپورہ کے گاؤں گھنگ میں اشتہاریوں کے ہاتھوں ڈاکٹر کا قتل
136	27۔ قائد حزب اختلاف کی تقری کا مطالبہ
138	28۔ تھاریک استحقاق (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

141	سرکاری کارروائی	29
	سالانہ بجٹ بابت سال 09-2008 پر عام بحث (۔۔ جاری)	
	21 جون 2008، ہفتہ، 21	
	جلد 7 : شمارہ 4	
199	ایجنڈا	30
201	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	31
202	نعت رسول مقبول ﷺ	32
	نمبر شمار مندرجات	
	خارج عقیدت	
202	محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کو جمورویت کے لئے جان قربان کرنے پر خارج عقیدت پیش کرنے کے لئے دعائے مغفرت تحاریک استحقاق	33
	ای۔ ڈی۔ او (آر) چکوال کامعزر کن اسمبلی سے نامناسب رویہ۔۔۔ (جاری)	34
	ایڈیشنل سیکرٹری (ٹینکنیکل) مواصلات کامعزر کن اسمبلی کو ہمچنانہ معلومات فراہم نہ کرنا	35
204	سالانہ بجٹ بابت سال 09-2008 پر عام بحث ۔۔۔ (جاری)	36
	پاؤ ایٹ آف آرڈر	
279	محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کی جمورویت کے لئے عظیم قربانی اور پاکستانی عوام کی خدمات پر خارج تحسین کا پیش کیا جانا	37
280	سالانہ بجٹ بابت سال 09-2008 پر عام بحث ۔۔۔ (جاری)	38

پیر، 23 - جون 2008

جلد 7 : شمارہ 5

357	-----	ایجمنڈا	-39
359	-----	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-40
360	-----	نعت رسول مقبول ﷺ	-41
		تحاریک استحقاق	
		ایڈیشنل سیکرٹری (ٹینکنیکل) موافقان کا معزز رکن اسے مبلغی	-42
361	-----	کو محضانہ معلومات فراہم نہ کرنا (----جاری)	

صفحہ نمبر	نمبر شمار	مندرجات
سرکاری کارروائی		
365	-----	سالانہ بحث بابت سال 09-2008 پر عام بحث (----جاری) -43
		پاؤئنٹ آف آرڈر
		مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے کاغذات نامزدگی
		مسترد ہونے پر معزز ممبر ان اسمبلی کی طرف سے پُر زور مذمت
470	-----	اور اجلاس کی کارروائی ملتوي کرنے کا مطالبہ -45
		انڈکس



اجلاس کی طلبی کا اعلان میہ

No.PAP-Legis-1(36)/2008/1157.Dated 13th June 2008. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:-

“In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Salmaan Taseer**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Monday, 16th June, 2008 at 11:00 a.m. in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.”

سالانہ بجٹ بابت سال 2008-09 اور ضمنی بجٹ
بابت سال 2007-08 پیش کرنے کے لئے وقت
اور تاریخ کے تعین کا اعلان میہ

“In exercise of the powers conferred by rules 134 and 147 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997, I, **Salmaan Taseer**, Governor of the Punjab, hereby appoint 11:00 a.m. on 16th June, 2008 as time and date for the presentation of the Annual Budget for the year 2008-2009 and Supplementary Budget for the year 2007-2008.”

Dated Lahore,
the 13th June, 2008

SALMAAN TASEER
GOVERNOR OF THE PUNJAB

3

ایجندہ

براے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 16- جون 2008

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سرکاری کارروائی

(i) گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 2008-09

(ii) گوشوارہ ضمیمی بجٹ بابت سال 2007-08

(iii) مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2008

5

1۔ ایوان کے عہدے دار

رانا محمد اقبال خان	: جناب سپیکر
رانا مشود احمد خان	: جناب ڈپٹی سپیکر
میاں محمد شہباز شریف	: فائدہ ایوان

2۔ چیئرمینوں کا پینل

ایمپی اے پی پی-191	:	ڈاکٹر اسد اشرف	-1
ایمپی اے پی پی-249	:	چودھری محمد ایاز	-2
ایمپی اے پی پی-95	:	ڈاکٹر اسد معظم	-3
ایمپی اے پی پی-352	:	سیدہ بشری نواز گردیزی	-4

3۔ کابینہ

بینتو وزیر، وزیر آپاٹی و قوت برتنی، کامیں، معدنی ترقی اور پبلک ہیلتھ امنجیر نگ	:	راجہ ریاض احمد	-1
وزیر بہبود آبادی، سماجی بہبود*	:	محترمہ نیلم جبار چودھری	-2
وزیر خزانہ، متصوبہ بندی و ترقیات*	:	جناب تنور اشرف کارہ	-3
وزیر جل خانہ جات، تحفظ ماحولیات، ترقی سیاحت*	:	چودھری عبدالغفور خان	-4
وزیر محنت و افرادی قوت، انفار میشن ٹیکنالوجی*	:	جناب محمد اشرف خان سوہنا	-5

* بذریعہ ایمپی اے پی پی نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخ 17 جون 2008 وزرائوں کے اپنے چھوٹوں کے علاوہ گردکہ جات کا خانہ برائے اجاتس

16 جون 2008 (تلویض یا ایڈ)

6

- 6- حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور و اوقاف، رئویہ و عشر اور بیت المال*
- 7- ملک ندیم کامران : وزیر خواراک، صحت، مواصلات و تعمیرات*
- 8- ملک احمد علی اولکھ : وزیر زراعت، تعلیم، خواندگی و غیرہ سی بندیا دی تعلیم اور ترقی خواتین*
- 9- سردار دوست محمد خان کھوسہ : وزیر مقامی حکومت و سماجی ترقی
- 10- ملک محمد اقبال چنڑی : وزیر خصوصی تعلیم، لائیوٹاک، وزیری ڈویلپمنٹ جنگلات و ماہی پروردی*
- 11- جانب کامران مائیکل : وزیر انسانی حقوق، قلمیں
- 12- رانا شناہ اللہ خان : وزیر قانون و پارلیمانی امور، خدمات و انتظامی عمومی، داخلہ پبلک پر اسکیویشن**
- 13- میاں مجتبی شجاع الرحمن : وزیر آبکاری و محصولات، تجارت و سرمایہ کاری، ٹرانسپورٹ، صنعت اور امداد بھی**

* بذریعہ ایس ایندیجی اے ڈی نو نیکیوشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخ 17- جون 2008 وزراء کو ان کے اپنے ٹیکمون کے علاوہ، گرد مکمل جات برائے اجلاس 16- جون 3- جولائی 2008 (2008) تقویض کیا گیا۔
** تقرر برائے وزراء بذریعہ ایس ایندیجی اے ڈی نو نیکیوشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخ 8- جون 2008

7

- وزیر کھلیل، امور نوجوانان و ثقافت : 14۔ جناب تنویر الاسلام
 وزیر انفرمیشن میکنالوچی * : 15۔ جناب فاروق یوسف گھرکی
 وزیر مال وریلیف : 16۔ حاجی محمد اسحاق

4۔ قائم مقام ایڈو و کیٹ جنرل

چودھری محمد حنف کھلانے

5۔ ایوان کے افسران

- جناب مقصود احمد ملک : سینکڑی ایڈیشن
 جناب عنایت اللہ لک : ڈائریکٹر جنرل (سرجانت پریمانی مور)

* بذریعہ ایں اینڈجی اے ڈی نوٹیفیکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخ 17- جون 2008 وزراء کو ان کے اپنے
 حکموم کے علاوہ دیگر حکماء جات برائے اجلاس (16- جون تا 3- جولائی 2008) تفویض کیا گیا۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

پیر، 16- جون 2008

(یوم الاشین، 11- جمادی الثانی 1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں 21 دسمبر 2007ء بے زیر صدارت
جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم قاری سید صداقت علی^{نے} پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطون الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأنٍ ۝ فَبِأَيِّ ءَالِاءِ
رَبُّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ سَنَفِرُ لِكُمْ أَيْةً الْتَّقْلَانِ ۝ فَبِأَيِّ ءَالِاءِ رَبُّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
يَمْعَنِشَرَ الْجِنُّ وَالْإِنْسَنُ إِنْ أَسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْتَفِعُوا مِنْ أَقْطَلَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
فَانْفَدُوا ۝ لَا تَنْتَدُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ فَبِأَيِّ ءَالِاءِ رَبُّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يُرْسَلُ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَارٍ وَنَحَّاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۝ فَبِأَيِّ ءَالِاءِ رَبُّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
فَإِذَا أَنْشَقَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرَدَةً كَلْدَهَانِ ۝ فَبِأَيِّ ءَالِاءِ رَبُّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

سورہ رحمٰن آیات 29 تا 38

آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں۔ وہ روز کام میں مصروف رہتا ہے تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھپٹاؤ گے؟ اے دونوں جماعت! ہم عقریب تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھپٹاؤ گے؟ اے گروہ جن و اس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ۔ اور زور کے سواتم نکل سکتے ہی کے نہیں تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھپٹاؤ گے؟ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دی جائے گا تو پھر تم مقابله نہ کر سکو گے تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھپٹاؤ گے؟ پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا (تو وہ کیسا ہونا کہ دن ہو گا) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھپٹاؤ گے؟
وَمَا لِنَا إِلَّا لِبَلَاغٍ

نعت رسول مقبول ﷺ

کسی کو کچھ نہیں ملتا تیری عطا کے بغیر
 خدا بھی کچھ نہیں دیتا تیری رضا کے بغیر
 کوئی گدا سے نہ دست طلب دراز کرے
 یہ در وہ ہے جہاں ملتا ہے التجا کے بغیر
 نماز میں نہیں شامل اگر سرور حضور
 تو جان لو کہ یہ کشتی ہے ناخدا کے بغیر
 کسی کو کچھ نہیں ملتا تیری عطا کے بغیر
 خدا بھی کچھ نہیں دیتا تیری رضا کے بغیر

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سکرٹری اسمبلی پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

جناب سکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے
 قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز
 اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:-

- | | | |
|-----|-----------------------|--------|
| 138 | ڈاکٹر اسد اشرف | -1 |
| | ایم۔ پی۔ اے | پی پی۔ |
| 9 | چودھری محمد ایاز | -2 |
| | ایم۔ پی۔ اے | پی پی۔ |
| 67 | ڈاکٹر اسد معظم | -3 |
| | ایم۔ پی۔ اے | پی پی۔ |
| 352 | سیدہ بشری نواز گردیزی | -4 |
| | ایم۔ پی۔ اے | ڈیلو۔ |

شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف کے بارے میں جناب سپیکر سے اپنے اختیارات کے تحت فیصلے کا مطالبه

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات آپ کے سامنے رکھنی چاہوں گا کہ اس معززاں ایوان کے کچھ ارکان کا تعلق اس جماعت سے ہے جو کبھی بہاں پر وردی کے زور پر برسر اقتدار تھی ہے "ق لیگ" عرف بھگوڑالیگ اور المعروف لوٹا لیگ کا جاتا تھا۔ وہ صاحبان باہر بیٹھ کریے کہہ رہے ہیں کہ جب تک لیدر آف دی اپوزیشن کا تقرر نہیں ہوتا تو اس وقت تک ہم ہاؤس کی کارروائی میں شرکت نہیں کریں گے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ Leader of the Opposition کا تقرر آپ کی صوابدید ہے اور rules میں آپ کی your opinion کے لفظ درج ہیں۔ اس میں حکومت کا کوئی عمل دغل ہے اور نہ ہی ہم اس معاملے میں کوئی رائے دے سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ان کا اپنا قصور ہے، اس ہاؤس کی روایات کے مطابق جب لیدر آف دی ہاؤس کا پہنچا ہوتا ہے تو اپوزیشن اپنی طرف سے ایک امیدواریتی ہے اور اسی وقت اکثریت اور اپوزیشن کا فیصلہ ہو جاتا ہے کہ جو آدمی دوسرے نمبر پر ووٹ حاصل کرتا ہے اسے لیدر آف دی اپوزیشن قرار دے دیا جاتا ہے۔ اب معاملہ یہ ہے کہ وہ لوگ جنمون نے اس جماعت کو دھونس، دھاندی، وردی اور غیر جموروی طور پر اس ملک پر مسلط کئے رکھا اور وہ تو اور پر جا چکے ہیں اور اگر وہ بہاں ہوتے تو انہیں یہ پتا چلتا کہ وہ جس قسم کے اعمال کرتے رہے ہیں تو اس کا تیجہ یہی نکلا تھا جو کہ نکلا ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ ان کے 83 ممبرز تھے جو ان کے نشان کے اوپر منتخب ہوئے جن میں سے کوئی ایک آدمی بھی یہ تسلیم نہیں کرتا کہ مجھے اس نشان کی وجہ سے دس ووٹ بھی پڑے ہیں۔ ان کی اس پورے ملک کے اندر یہ حالت ہے۔ اب انہیں 83 میں سے، ہاؤس میں سے نہیں بلکہ 83 میں سے اپنی اکثریت ثابت کرنی محال ہوئی ہوئی ہے اور وہ آج تیسرا مرتبہ وہاں پر بیٹھے ہیں اور میں یہ بات دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ تینوں دن 83 میں سے اکثریت ان کے ساتھ باہر لے ٹینٹ اور

شامیانے میں نہیں بیٹھی۔ وہ کر سیوں اور صوفوں پر بیٹھ کر احتجاج کرتے ہیں جبکہ یہاں پر جب لوگ سڑکوں پر احتجاج کرتے تھے تو یہ ان کو گھسیتے رہے اور انہیں پولیس کی گاڑیوں میں بند کر کے حوالاتوں میں بند کرتے رہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آوازیں: شیم، شیم۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری آپ سے یہ گزارش اور حکومت کی طرف سے بھی آپ کو یہ request ہے کہ آپ اس معاملے کا تعین اپنے طور پر کریں کیونکہ وہ تو کسی معاملے میں بھی سامنے نہیں آتے۔ وہ Leader of the House کے لیکن میں نہ کسی اور معاملے میں تاکہ آپ کو پتا چل سکتا کہ اس ہاؤس میں اکثریت کس کی ہے۔ وہ تو چھپتے رہے کیونکہ ان کو پتا ہے کہ ان کے پاس اپنا نمبر پورا نہیں ہے۔ اگر وہ دوٹ کا سٹ کریں گے یا کروائیں گے تو وہ ایکسپووز ہو جائیں گے لیکن آپ اپنے طور پر ہی اب معاملے کا کوئی حل نکالیں۔ ہماری حکومت کی یہ خواہش ہے کہ آپ اس کا جتنی جلد فیصلہ کر دیں وہ بہتر ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں رانا صاحب! آپ ماشاء اللہ سمجھدار اور اس ہاؤس کے معزز رکن ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ آپ الحمد للہ وزیر بھی ہیں لیکن اپوزیشن والے کوئی احتجاج کر رہے ہیں اور ان کے بڑے خاص طور پر مجھے dictate کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ انہیں ہاؤس میں آنا چاہئے۔ ہاؤس میں بیٹھ کر یا میرے چیمبر میں بیٹھ کر میرے ساتھ بات کریں۔ مناسب بات تو یہی تھی لیکن اس کے باوجود پنجابی میں کہتے ہیں کہ "رسے نوں منایے نا۔ پاٹے نوں سوائیے نا۔ تے ٹھیک نہیں ہوندے۔" میں گزارش کرائیں گا کہ آج کے اس ایوان میں سے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں صرف اتنی عرض کرنا چاہوں گا کہ بعض چیزیں یوں پھٹ جاتی ہیں کہ ان کو بعد میں سیا نہیں جاسکتا تو ان کو اگر آپ سینا چاہتے ہیں تو بے شک ان کو سی لیں لیکن میرے خیال میں اب یہ اتنے پھٹ چکے ہیں کہ ان کو سیا نہیں جاسکتا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں آپ سے یہی کہوں گا کہ آپ جمہوریت کی خوبصورتی کو مد نظر رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان) : جناب سپیکر! یہ وہ لوگ ہیں جو جموریت کی خوبصورتی کو نوچتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ماضی کو بھلا دیں، ماضی کو بھلانا چاہئے۔ اب مستقبل کو روشن کریں اور مستقبل روشن دیکھیں میں آپ سے یہی گزارش کروں گا۔ آج ہم ابھی ایک اور کمیٹی تشکیل دیتے ہیں اس کمیٹی میں راجد صاحب، جو جائیں گے تو مشکل سے ہی لیکن یہ میرے بھائی ہیں میں ان کو کہوں گا کہ وہ جائیں اور ساتھ ایک خاتون بھی جانی چاہئے کیونکہ پچھلی بار بھی انہوں نے احتجاج کیا تھا۔ رائے صاحب بھی چلے جائیں اور چودھری عبدالغفور صاحب کو بھی لے جائیں میرا خیال ہے کہ شاید ان سے ان کو ذرا چمک کم ہو گی بہ نسبت کسی اور کے۔ اگر رانا صاحب خود جائیں گے کہ تو شاید مسئلہ پہلے سے زیادہ خراب نہ ہو جائے۔ رائے صاحب! آپ ڈاکٹر اسد اشرف کو بھی ساتھ لے جائیں اور محترمہ صغیرہ اسلام کو بھی لے جائیں۔ ہم آپ کا پانچ منٹ انتظار کرتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و قلیتیں (جناب کامران مائیکل) : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب کامران مائیکل پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

تعزیت

سابق رکن قومی اسمبلی ایمپی بھندڑارہ کی وفات

پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی

وزیر انسانی حقوق و قلیتیں (جناب کامران مائیکل) : جناب سپیکر! Minority کی طرف سے ہمارے ایک ساتھی قومی اسمبلی کے رکن رہے ہیں ایمپی بھندڑارہ صاحب، وہ کل وفات پا گئے ہیں۔ میں چاہوں گا کہ ان کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

جناب سپیکر: جناب وزیر قانون! آپ نے بات سن لی ہے۔ فاتح تو نہیں ان سے پوچھیں کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شناہ اللہ خان) :جناب سپیکر! وہ ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرنا چاہتے ہیں میرا خیال ہے کہ اس تجویز میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ ہمارے معزز رکن تھے اس لئے اگر آپ ایک منٹ کی خاموشی کافر مادیں تو یہ درست ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ کے لئے مکمل خاموشی اختیار کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی گئی)

جناب سپیکر: میرے خیال میں منٹ مکمل ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شناہ اللہ خان) :جناب سپیکر! ویسے خاموشی تو خاموشی ہی ہوتی ہے کبھی مکمل یا نامکمل نہیں ہوتی۔ (تفہم)

جناب سپیکر: میں نے کہا کہ ایک منٹ مکمل ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شناہ اللہ خان) : جناب سپیکر! درست ہے۔ میں آپ کی خدمت میں ایک بات یہ عرض کرنا چاہوں گا آپ ماشاء اللہ بڑے بردبار اور ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ آپ نے اس سے پہلے بھی یہ بات دو تین مرتبہ فرمائی ہے کہ ماضی کو چھوڑ دیں، ماضی کو بھول جائیں اور مستقبل کو دیکھیں۔ جو تو میں اپنے ماضی کو بھلا دیتی ہیں ان کا مستقبل بھی بھی بہتر نہیں ہوتا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اس سے سبق سیکھنا چاہئے، لب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شناہ اللہ خان) :جناب سپیکر! سبق ان کو سیکھنا چاہئے۔ ماضی کو بھلانا نہیں چاہئے ہمارا یہ جو ماضی ہے ہم نے آٹھ سال تک اس ملک، قوم اور اس ایوان کے نقدس، وقار اور اس کی عزت کے لئے جودوجہد کی ہے اور جن لوگوں نے اس جودوجہد میں قربانیاں دی ہیں یہ ماضی ہمارا اتنا دارخشنده اور روشن ہے جو کہ قابل تاثر بھی ہے اور قابل مثال بھی ہے۔ اس لئے ہمیں تو اس پر ناز کرنا چاہئے اور اسے یاد رکھتے ہوئے آگے بڑھنا چاہئے۔ باقی جن لوگوں کو سبق سیکھنا چاہئے وہ لوگ باہر بیٹھے ہیں۔ ان لوگوں کو واقعی اپنے ماضی سے سبق سیکھنا چاہئے۔ یہ لوگ یہیں پر جس جگہ پر میں کھڑا ہوں یہاں پر راجہ بشارت صاحب اور جس جگہ پر قائد ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف بیٹھے ہیں۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان) نے یہاں پر چودھری پرویزا اللہ صاحب کھڑے ہو کر کس طرح ایک خدائی لمحے میں کام کرتے تھے کہ "وہ نہیں آئیں گے، ان کو کوئی نہیں آنے دے گا" اور ہماری طرف اشارہ کر کے کہتے تھے کہ "اب آپ بھول جائیں وہ تو کبھی بھی نہیں آئیں گے" وہ یہاں پر دس مرتبہ جزل مشرف کو وردی میں منتخب کرانے کی باتیں کیا کرتے تھے۔

آوازیں: شیم، شیم، شیم۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): آج ان سے کوئی پوچھئے کہ خدائی لمحے میں بات کرنے والو! اب تم کماں ہو؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! کماں ہو تم؟ تم کہتے تھے کہ ہم دس مرتبہ اسے وردی میں منتخب کرائیں گے وہ ایک مرتبہ بھی تم سے منتخب نہیں ہو سکا اور آج وہ ایوان صدر میں بیٹھا سوائے ایک غیر ملکی طاقت کے اس سول کروڑ کی آبادی میں سے کوئی اس کا ہمنوا نہیں ہے۔ انہیں سبق سیکھنا چاہئے، جو لوگ باہر بیٹھے ہیں انہیں سبق سیکھنا چاہئے کہ خدا کی وہ ذات ہے جو علیٰ کل شی قدری ہے، جو ہر چیز پر قادر ہے وہ جس کو چاہے عزت دے، جس کو چاہے ذلت دے، جس کو چاہے اقتدار دے اور جس سے چاہے اقتدار چھین لے۔ میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کا واپس آنا اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی انسان یہاں پر کھرا ہو کر خدا بننے کی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے وہ نہیں بن سکتا اور ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے۔ ان کے لئے یہ لمحہ فکریہ بھی ہے اور ان کے لئے یہ سبق سیکھنے کی بات بھی ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ جب وہ یہاں ہاؤس میں تشریف لے آئیں اور یہاں بیٹھا کریں تو آپ ان کو روزانہ یہ بات یاد کرو دائیں تاکہ وہ اپنے ماضی سے سبق سیکھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آوازیں:

مشرف کا جو یار ہے، غدار ہے غدار ہے

مشرف کا جو یار ہے، غدار ہے غدار ہے

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ نے جو باتیں کی ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

میاں محمد رفیق: جناب پسیکر! پواںٹ آف آرڈر۔

جناب پسیکر: میں معزز ممبر سے درخواست کرتا ہوں کہ میں جب بول رہا ہوں تو آپ کو چاہئے کہ آپ مجھے ظاہم دیں۔ رانا صاحب! ان کی روایت کو اگر آپ آگے بڑھائیں گے تو پھر آپ میں اور ان میں کوئی فرق نہیں ہو گا۔ میں تو آپ سے یہی کہوں گا کہ آپ اچھی روایت چھوڑیں۔ اپنے مستقبل کو اور اپنے ملک کے مستقبل کو روشن کرنے کے لئے آپ کو اچھی روایات بھی قائم کرنی چاہیں اور اچھی کام بھی کرنے چاہیں تاکہ جن کو آپ کچھ کہہ رہے ہیں وہ خود بخود شرمند ہو جائیں گے۔ شکریہ جی، میاں محمد رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب پسیکر! آج تو آپ نے بڑی شفقت فرمائی ہے میں بے حد مٹکوں ہوں۔ ماں کے مقندر دعوے داروں کی خدمت میں غالب کا ایک شعر پیش کرتا ہوں۔ غالباً غالب مر جوم نے اسی موقع کے لئے یہ شعر کہا تھا۔

بنا ہے شاہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا
وگرنہ شر میں غالب کی آبرو کیا ہے
بہت شکریہ۔

سیدنا ظم حسین شاہ: پواںٹ آف آرڈر۔

جناب پسیکر: شاہ صاحب پواںٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سیدنا ظم حسین شاہ: جناب پسیکر! آپ نے جو بات کی ہے اور رانا صاحب نے بھی کی ہے میں آپ کی بات سے سو فیصد متفق ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ماں ہمیں بھولنا نہیں چاہئے مگر معاف کر دینا، وہی معاف کرتا ہے جس میں دل گردد ہوتا ہے اور یہ بڑے پن کا اظہار ہوتا ہے۔ جو رانا صاحب فرمائے تھے ان کو ان کے کئے کی سزا مل چکی ہے مگر ہم اس بات پر تکبر نہ کریں کہ آج ہم حزب اقتدار میں بیٹھے ہیں، ہمیں بھی سوچنا چاہئے، بڑا وہی ہوتا ہے جو کچھ دے اور بڑا ہمیشہ وہی ہوتا ہے جو چھوٹوں کی ناجوائزیاں برداشت کرے اور چھوٹے ہتھ کیا کرتے ہیں۔ وہ جس طریقے سے بھی کہ رہے ہیں ہمیں اپنے بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے، ہمارا مذہب بھی یہی کہتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ فتنہ پر ۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمارا مذہب نہیں ہے ہمارا دین ہے جو مکمل ہے۔

سیدنا ظم حسین شاہ: جناب سپیکر! بھیک ہے۔ آپ کے بقول ہمارا دین بھی اس چیز کی اجازت دیتا ہے بلکہ یہ روایت ہیں کہ فتح نکہ پر جن لوگوں نے اسلام کی مخالفت کی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ آئے تو ان کو welcome کیا تھا تو آج بھی میں آپ کی وساطت سے میاں محمد شہباز شریف سے یہ استدعا کروں گا کہ یہ بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپوزیشن سے سخیدگی سے بات کریں۔ میں آپ سے کہوں گا اور آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی کہوں گا کہ یہ اپنے آفس کو استعمال کریں کیونکہ جموريت کا حسن یہی ہے کہ اس میں اپوزیشن بھی ہو اور اسی لئے یہ بھی ہے کہ adversity is a good school of training یہ بھیک ہے کہ وہ سیڑھی کا کام دیتے ہیں گریے بھی روایات ہیں کہ ہماری غلطیوں کو جب وہ اجاگر کریں گے تو ہم اپنی correction بھی کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں آپ کی وساطت سے پھر وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ استدعا کروں گا کہ وہ بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپوزیشن کوہماں لے آئیں تاکہ اس ہاؤس کا تقدس برقرار رہے۔

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی) : پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب احسان الدین قریشی!

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی) : جناب سپیکر! بھی ہمارے ساتھی اپوزیشن کو منانے گئے ہیں لیکن پچھلی روایت یہ ہے کہ انہوں نے ہمارے ساتھیوں کو گھسیٹا، مارا اور ہماں گھسنے نہیں دیا۔ مجھے افسوس یہ ہے کہ انہوں نے باہر صوفے اور کرسیاں لگائی ہوئی ہیں۔ کیا یہ احتجاج ہے؟ یہ احتجاج نہیں ہے۔ ان کو دھوپ میں کھڑا ہونا چاہئے۔ آج تو اتفاق سے دھوپ بھی نہیں ہے انہیں تو سیڑھیوں پر کھڑا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: دیکھیں بھئی! وہ اس ہاؤس اور اس معزز ایوان کے ممبر ہیں، ایسی بات نہیں ہے۔ جی راجہ ریاض احمد!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم آپ کے حکم پر ان کے پاس گئے تھے اور ان سے بات کی اور کام کہ آپ اپنی اکثریت دکھائیں اور سپیکر صاحب کو اپنی اکثریت پیش کریں جب آپ اپنی اکثریت پیش کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ سپیکر صاحب آپ کا نوٹیفیکیشن کر دیں گے لیکن جناب! وہ تو ایک ایجنسٹ پر چل رہے ہیں اور ایک امر کے ساتھی ہیں اس لئے وہ کوئی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ ہٹ دھرمی اور ڈرامہ کر رہے ہیں ان کے پاس اکثریت نہیں ہے اور نہ ہی وہ اکثریت دکھائنے ہیں۔ اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ کا روای شروع کریں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ وہاں گئے تھے، وہاں کل کتنے صاحبان تھے؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب والا! وہاں صرف 20 لوگ تھے۔

آوازیں: شیم، شیم، شیم۔۔۔

وزیر اعلیٰ: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد شہباز شریف!

وزیر اعلیٰ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میاں اس معاملے پر میرے محترم بھائیوں نے بہت مفید تجویز دی ہیں۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جس دن اس معزز ایوان نے مجھ نایجیز کو اعتماد کا ووٹ دیا تھا میں نے اس دن بھی آپ سے گزارش کی تھی کہ مردانی کر کے آپ ایک ٹیم تجویز دیں جو ہمارے حزب اختلاف کے بھائیوں کو مناکر ہاؤس میں لے کر آئیں۔ اس دن معاملات کچھ اور تھے اس کے بعد کچھ اور بنے۔ ابھی میرے انتہائی محترم بھائی سید ناظم حسین شاہ صاحب نے بہت عمدہ باتیں کی ہیں، میں ان کا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے وہ باتیں کیں کہ جس کا تجربہ جس کو dictate کرتا ہے۔ اگر ماضی میں جھانکیں تو مستقبل کے لئے حال احوال درست کرنے کے لئے وہی لائن اختیار کرنی چاہئے جو شاہ صاحب نے فرمائی ہے اور میں دل کی گمراہیوں سے ان کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! قانون آپ کو اختیار دیتا ہے کہ جب آپ اپنی opinion میں assess کریں

تو پھر آپ اس کا اعلان کریں۔ ظاہر ہے کہ آپ اپنی opinion کریں گے جب اپوزیشن آپ کے سامنے اپنی اکثریت دکھائے گی۔ رہی یہ بات کہ ہمیں ماضی کے اختلافات کو بھلا کر اور ماضی میں جمورویت کے ساتھ آٹھ سال میں جو کچھ ہوا، جو جر ہوئے، جو مظالم ہوئے مجھے اس کی تفصیل میں

نہیں جانا میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں شاہ صاحب کی بات کو پوری طرح endorse کرتا ہوں اور میرے لائق جو بھی آپ کا حکم ہے میں اس معاملے کو بہتر طریقے سے حل کرنے کے لئے حاضر ہوں۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ ساجدہ میر زپوانٹ آف آرڈر۔

جناب پسیکر: میری بہن! اب کام کرنے دیں۔ ٹھیک ہے میں آپ کو پوانٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دے رہا ہوں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب پسیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ رُستے نوں منایے نا۔ تے پاٹے نوں سینے نا۔ تے اوناں نوں سین ائی Q.H.G توں سوامنگوانے آلتے فیرای او سینتے جان گے۔ اتنے او سینے نی جانے۔ (تفہم)

محترمہ سکینہ شاہین خان: پوانٹ آف آرڈر۔

جناب پسیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب پسیکر! میں یہ کہوں گی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرتے تھے تو ایک اشارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روز ہوتا تھا۔ صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتایا کہ مجھے ایک اشارہ ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اب جب تم گزو گے تو دو اشارے کرنے اور اس صحابی نے جب دو اشارے کئے تو اگلے دن ان کو اشارہ نہیں ہوا۔ ایک کے دو اشارے کرنے کا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے لیکن ہم تو ان کو کوئی اشارہ نہیں دے رہے ہیں وہ خود ہاؤس سے باہر ہیں اور ہم ان کو منانے کے لئے جا رہے ہیں وہ کر سیوں پر بیٹھے ہیں ان کو تکلیف کیا ہے؟

سرکاری کارروائی

جناب پسیکر: آپ تشریف رکھیں۔ معزز اکین اسمبلی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کا دن جناب گورنر پنجاب نے قواعد الضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997ء کے قاعدہ نمبر (1) 134 کے تحت بحث پیش کرنے کے لئے مقصر کیا ہے۔ میں جناب وزیر خزانہ تسویر اشرف کائزہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بحث تقریر کا آغاز کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خزانہ کی بحث تقریر بابت سال 09-2008

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کارہ): لسم اللہ الرحمن الرحيم 5 جناب سپیکر! مجھے آج ایک طویل غیر جموروی دور کے خاتمے اور جمورویت کی صبح طلوع ہونے کے بعد پنجاب کے غیور عوام کی نمائندہ حکومت کا پہلا بحث پیش کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ یہ نہ صرف میرے لئے بلکہ اس صوبے کے عوام کے لئے ایک ایسا موقع ہے جس پر پنجاب کے عوام جس قدر بھی فخر کریں کم ہو گا۔ ہم عوام کے اعتقاد اور بھروسے کا کامل احترام کرتے ہیں اور عوام سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہماری حکومت ان کی خادم بن کر کام کرے گی۔

2- جناب سپیکر! جمورویت کی طرف یہ قدم اتنا آسان نہ تھا جموروی جدوجہد اس ملک کی سماٹھ سالہ تاریخ کا ایک سنسری باب ہے۔ ہر دور میں اس ملک کے غیور عوام نے آمریت کے خلاف جدوجہد کی اور اپنے خون کے نذرانے پیش کئے۔ اس قوم کی بد قسمتی یہ ہے کہ اسے بار بار آمریت سے لڑنا پڑا اور اپنے حقوق کی جگہ لڑنے کے لئے قربانیاں پیش کرنا پڑیں لیکن گزشتہ آٹھ سالوں کی جدوجہد میں بہت سے ایسے نام ہیں جو تاریخ کا سنسری ورق ہیں۔ اس جدوجہد میں شہید مختار مہم بے نظیر بھٹو کی قربانی ہے جنہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے جمورویت کے سفر کو تو انائی بخشی اور میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب اور ان کے خاندان کی قید و بند کی صعوبتیں اور طویل جلاوطنی شامل ہے۔ جمورویت کے اس سفر میں جناب آصف علی زرداری کی آٹھ سالہ طویل قید ایسا باب ہے جو انہوں نے اپنے خون گلر سے رقم کیا ہے۔ مجھے فخر سے اس بات کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ ان مصائب و آلام اور جان و مال کی قربانیوں کے باوجود اور سخت ترین حالات کے ہوتے ہوئے بھی کسی کے پایہ استقلال میں لغزش نہ آئی۔ یہاں تک کہ آمریت کے ناپائیدار محل مسمار ہونے لگے۔ جمورویت کی صبح طلوع ہوئی اور اس مملکت خداداد پاکستان کے غیور عوام نے 18 فروری کو اپنا فیصلہ سنادیا۔

ظلم کی بات ہی کیا ظلم کی اوقات ہی کیا
ظلم بس ظلم ہے آغاز سے انجام تک

3۔ جناب سپیکر! جموروی حکومت کے بجٹ بھی جموروی ہوتے ہیں۔ یہ عوام کی امنگوں کے ترجمان ہوتے ہیں۔ ان میں عوام کی خواہیں اور خواب جھلتے ہیں۔ ان کے اعداد و شمار میں لوگ آنے والے دنوں کی خوشحالی دیکھتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ انہیں مرتب کرنے والے کسی امریت کی چھتری تلے پروان نہیں چڑھتے بلکہ ان کا جینا مرنا اور اٹھنا بیٹھنا عوام کے ساتھ ہوتا ہے۔

4۔ جناب سپیکر! اسی لئے اس حکومت کی ترجیحات بیان کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب میاں محمد شہباز شریف نے 8۔ جون 2008 کو اسمبلی میں اپنی تقریر کے دوران واضح الفاظ میں کہا تھا کہ ہم اس صوبے کی خدمت کے لئے آئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس دن جو vision دیا وہ ہر شخص کے دل میں تھا۔ انہوں نے ہر شخص کی نسبت پر ہاتھ رکھا اور اس کو سمجھتے ہوئے انہوں نے یہ vision اور پالیسی دی ہے جس کی روشنی میں یہ بجٹ آج ہم پیش کر رہے ہیں۔ ہماری ترجیحات میں سب سے اول انصاف کی فراہمی ہے۔ انصاف وہ صفت ہے جو قوموں کو لازوال بناتی ہے۔ میاں حضرت علیؓ کا وہ مشور فرمان دہراانا چاہوں گا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ "کوئی قوم سفر کی بنیاد پر قائم رہ سکتی ہے لیکن نا انصافی کی بنیاد پر قائم نہیں رہ سکتی"۔

5۔ جناب سپیکر! بتاریخ گواہ ہے کہ جن قوموں نے عدل و انصاف کو اپنا شعار بنایا اور انصاف کو غریب آدمی کی دلیلیز تک پہنچایا وہ آج کامیاب ہیں۔ معاشیات میں عالمی نوبل انعام یافتہ مصنف امریتا سین نے دنیا کے سامنے ایک ہیران کن تحقیق پیش کی کہ "جن قوموں میں جمورویت اور عدل و انصاف ہوتا ہے وہاں کبھی قحط سالی نہیں آتی" اور یہ قرآن کے فرمان کے عین مطابق ہے کہ "ہم نے اس زمین پر میرزاں اتاری تاکہ تم عدل کر سکو"۔ انصاف کے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ مثل مشور ہے کہ Justice delayed is justice denied.

6۔ جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب کے اسمبلی میں پہلے خطاب کے مطابق عدل و انصاف کی ترویج کے لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ماتحت عدیلیہ کی تنخواہوں میں بنیادی pay scales کے تین گناہ کے برابر بطور الائنس مہیا کیا جائے گا۔ تاہم یہ امید کی جاتی ہے کہ عدالت عالیہ ماتحت عدیلیہ کو تمام کر پخت عناصر سے پاک کرے گی جو انصاف میں رکاوٹ

اور تا خیر کا باعث بننے ہیں۔ عدالت عالیہ اس امر کو یقینی بنائے گی کہ آئندہ جبز کی تقرری شفاف طریقے سے پہلک سروس کمیشن کے ذریعے صرف قابلیت اور ایمانداری کی بنیاد پر کی جائے گی۔ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ سابق دور میں لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس انخصار حسین چودھری نے ماتحت عدالیہ میں انصاف کے تقاضوں کی دھجیاں اڑاتے ہوئے اور ناقابل بیان و جوابات کی بنابر تقریبیں کیں۔ امید کی جاتی ہے کہ عدالت عالیہ ان بھرتیوں کا بھی جائزہ لے گی۔ مزید ماتحت عدالیہ کے ممبران کو، بہتر سولیس میا کرنے کے لئے حکومت مناسب رہائش گاہوں اور دفاتر کے قیام کے لئے وسائل کا بھرپور استعمال کرے گی۔

آوازیں: شیم، شیم۔

وزیر خزانہ:

7۔ جناب سپیکر! ہماری دوسری ترجیح تعلیم ہے۔ کسی مغربی مفکر نے کہا ہے کہ " جس قوم کی لا بُریوں اور لیبارٹریوں کی بیان روشن رہیں اسے کوئی ٹکست نہیں دے سکتا"۔ دنیا میں جو قومیں سرفراز ہوئیں ان کا جوہر علم تھا اور جو غربت اور افلas کا شکار ہوئیں وہ جمالت کی وجہ سے ہوئیں۔ مجھے یہاں بڑے دکھ سے اس بات کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے کہ گزشتہ آٹھ سالوں میں تعلیم ایک ایسا شعبہ تھا جسے کاروبار بناؤ کر رکھ دیا گیا۔ یہاں تک کہ سرکاری ادارے بھی اس لعنت سے مبرانہ رہ سکتے۔ سیلفس فانس سکیم کے تحت غریب اور مغلس کا ذہن بچ ہمارے تعلیمی اداروں سے دور ہو گیا اور ٹکستھتے ہوئے نوٹوں کی جھنکار جیب میں رکھنے والا نالائق طالب علم ڈاکٹر اور انجینئر بن کر اس قوم پر مسلط ہو گیا۔ ہم تعلیم کی اس بنیادی ترجیح کو سامنے رکھتے ہوئے سرکاری پیشہ ورانہ تعلیم کے اداروں سے سیلف فانس سکیم کے خاتمے کا اعلان کرتے ہیں۔ اب صرف ان اداروں میں میراث کاراج ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

8۔ جناب سپیکر! کسی بھی فلاجی ریاست میں صحت عامہ کی سولیات بنیادی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ ہمارے سرکاری صحت کے ادارے گزشتہ کئی سالوں سے اپنی ناقص کارکردگی کی وجہ سے اس قدر ناکام ہو گئے کہ لوگ صحت کی بھیک مانگنے کے لئے بخی کلینکوں اور ہسپتالوں کے دروازوں تک جا پہنچے۔ یوں جو اپنی صحت کی بہتری کی قیمت

او اکر سکتا تھا اسے اس دنیا میں جینے کا حق میسر تھا اور جو خالی ہاتھ تھا وہ اپنی بد قسمتی پر ماتم کرتا اس دنیا کو خیر آباد کہ جاتا۔ جگہ جگہ کھلے ہوئے کاروباری، بخی صحت کے اداروں نے لوگوں سے یہ بنیادی حق بھی چھین لیا۔ ہماری ترجیح یہ ہے کہ ہم سرکاری صحت عامل کے اداروں کو اس مقام تک لے آئیں کہ جہاں مریض کے مرض کو دیکھا جائے نہ کہ اس کی چیزیت کو۔ ہم سرکاری ہسپتاں کی سولیات کو بھی جدید ترین خطوط پر استوار کرنا چاہتے ہیں اور اس بات کو یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ سرکاری ہسپتاں کے دروازے ہر خاص و عام کے لئے کھلے ہوں اور اسے صرف سولیات کی کمی کی وجہ سے کسی دوسری طرف رجوع نہ کرنا پڑے۔

9۔ جناب سپیکر! غربت ہمارا بہت بڑاالمیہ ہے۔ یہ غربت ہمارے وسائل کی پیداوار نہیں بلکہ وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم کی ایجاد ہے۔ گزشتہ آٹھ سالوں میں اس ملک میں غربت کی شرح میں جس تیز فتادی سے اضافہ ہوا ہے اس کی مثال گزشتہ ساٹھ سالوں میں نہیں ملتی۔ اس دور کی ایک اور بد قسمتی یہ تھی کہ یہاں امیر، امیر سے امیر تا اور امیر ترین ہوتا گیا جبکہ غریب، غریب تراور غریب ترین ہوتا گیا۔ گزشتہ سالوں کی غربت و افلas کا پیمانہ یہ بھی ہے کہ محاط اعداد و شمار کے مطابق ہر گھنٹہ میں غربت کے ہاتھوں تقریباً ۶۰۰۰ افراد خود کشی کرتے تھے۔ اس بحث میں ہم نے غربت کی کمی کے لئے ۱۷۔ ارب روپے کے ایسے پروگرام رکھے ہیں جس سے ان کی روزمرہ کی خوراک، علاج معالجہ اور دیگر ضروریات پوری ہو سکیں۔ یہ ۱۷۔ ارب روپے ان مفاسد و نادرعوام کی دلیلیز پر اس جموروی حکومت کا ایک حقیر نذرانہ ہے۔ (نصرہ ہائے تحسین)

10۔ جناب سپیکر! کیسے ہو سکتا ہے کہ پنجاب کے لملماتے کھیت جو اس مملکت خداداد پاکستان کے شریوں کے لئے اناج اگاتے ہیں اور جس کے کسان چلپاتی دھوپ اور سردیوں کی شدید راتوں میں کھیتوں کی آبیاری کرتے ہیں وہ ہماری ترجیحات میں شامل نہ ہوں۔ یہ خط کبھی پورے بر صغیر پاک و ہند کے لئے اناج اگایا کرنا تھا گزشتہ ادوار کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے خود دانے دانے کو ترسنے لگا۔ اس صوبہ میں کسان دشمن پالیسیاں ایسی رہیں کہ وہ سر بز و شاداب کھیت بخبر بنتے گئے۔ کسان سارا سال محنت کرتا اپنا سرمایہ مسگی کھاد اور ادویات میں جھوٹک دیتا اور پھر سال کے آخر میں چند روپے لے کر گھر لوٹتا۔ ہماری

حکومت کی ترجیح اس بات پر ہے کہ زراعت کے شعبے کا حسن وہ چھوٹا کاشت کار جس کے خون پیسے پر پوری زرعی میعشت کا انحصار ہے اس چھوٹے کاشنکار کو سولت فراہم کرنے کے لئے ستے داموں ٹریکٹر فراہم کئے جائیں گے۔ اسے جعلی کھاد اور ادویات سے نجات دلائی جائے گی اور اس کے مال موبیلیوں کے لئے ہسپتا لوں کے نظام کو درست کیا جائے گا۔ (نصرہ ہائے تحسین)

11۔ جناب سپیکر! میں گزشته ادوار کی طرح معزز اکین اسٹبلی اور عوام کو اعداد و شمار کی بھول بھلیوں میں نہیں الجھانا چاہتا اس لئے میں نے ترجیحات کا محل کرواضح انداز میں ذکر کر دیا ہے۔ یوں تو یہ بحث تقریر آپ کو غیر ردا یتی نظر آئے گی لیکن یقین جانے لوگ یہی چاہتے ہیں کہ انہیں اعداد و شمار کی بجائے واشگاف الفاظ میں بتایا جائے کہ آج اس قوم کے ٹیکسوس سے حاصل کی گئی آمدنی کماں خرچ کرنا چاہتے ہیں اور کس کے لئے خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم یہ تمام آمدنی ان لوگوں پر خرچ کرنا چاہتے ہیں جو ملکوں ہیں، مفلس ہیں، نادار ہیں اور پسے ہوئے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے بحث کی ترجیحات میں سب سے کم اخراجات مراعات یافتہ اور امیر ترین طبقوں کے لئے ہوں گے۔

12۔ جناب سپیکر! ہم نے حکومت سنبھالتے ہی روایں سال کے محصولات اور اخراجات کا پاریک بنی سے جائزہ لیا اور مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ محصولات اور اخراجات کے جو تنخینے گزشته سال پیش کئے گئے وہ عوام کے معیار زندگی میں حقیقی تبدیلی لانے کے لئے نہیں بنائے گئے تھے بلکہ اس کا مقصد معاشری میدان میں اپنی کارکردگی کو بہتر کھانے کے لئے ہندسوں کی ہیر پھیر تھی تاکہ عوام کو معاشری خوشحالی کا سبز باغ دکھایا جاسکے۔ ہم نے ذمہ داریاں سنبھالتے ہی صوبے کی مالی یتیہ کا از سر نوجائزہ لیا اور بقیہ ماندہ سال کے لئے ان تنخینیوں کو دوبارہ سے ترتیب دیا۔ اب مالی سال 2007-08 کے نظر ثانی شدہ محصولات اور اخراجات مندرجہ ذیل ہیں۔

جاریہ آمدنی: 315۔ ارب روپے جو مجوزہ آمدنی ابتدائی تنخینے سے 41۔ ارب روپے کم ہے۔

اس کی بناء پر حکومت کو رواں مالی سال میں جاریہ اخراجات اور صوبائی ترقیاتی پروگرام میں کمی کرنا پڑی۔ اس کی تفصیل سال 2007-08 کے نظر ثانی شدہ بجٹ تخمینہ میں شامل ہے۔

13۔ جناب سپیکر! عوامی فلاں و بہبود کو مد نظر رکھتے ہوئے جو ترجیحات وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنی پہلی تقریر میں بیان کی ہیں ان کی روشنی میں ہم نے اپنے آئندہ مالی سال کا بجٹ مرتب کیا ہے۔ میں اب اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2008-09 کی آمدن اور اخراجات کا تخمینہ پیش کرتا ہوں جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سال 2008-09 کے بجٹ میں جاریہ آمدنی کا تخمینہ 389۔ ارب روپے ہے جو میراثیہ 2007-08 کے 356۔ ارب روپے کے مقابلے میں تقریباً 9% فیصد زائد ہے۔ اگلے مالی سال کے جاری اخراجات تقریباً 256۔ ارب 94 کروڑ روپے تجویز کئے گئے ہیں جس میں 17۔ ارب روپے کی سب سیڈی بھی شامل ہے۔ یہ سب سیڈی بنیادی اشیائے خورد و نوش علاج معالجہ اور غریب طبقہ کی بہتری کے لئے دی جا رہی ہے۔ اگر اس سب سیڈی کو منسا کیا جائے تو جاری اخراجات کا تخمینہ 239۔ ارب 94 کروڑ رہ جاتا ہے جو کہ رواں مالی سال کے 243۔ ارب 48 کروڑ روپے کے مقابلے میں 4۔ ارب روپے کم ہے۔ یعنی ہم نے اپنے جاریہ اخراجات کو کنٹرول کر کے غریب عوام کے لئے 17۔ ارب روپے کی سب سیڈی میاکی ہے۔ (انعروہ ہائے تحسین)

14۔ جناب سپیکر! مالی سال 2008-09 کے ریونیو اکاؤنٹ میں فاضل رقم 132۔ ارب 94 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اس طرح سے کمپیل اکاؤنٹ میں 13۔ ارب 59 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پبلک اکاؤنٹ میں ایک ارب 22 کروڑ روپے کی فاضل رقم کی توقع ہے اور بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے لئے 12۔ ارب 23 کروڑ روپے متوقع ہیں۔

15۔ جناب سپیکر! یہ فاضل رقم آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کے لئے مختص کی گئی ہیں۔ ان تمام فاضل رقم کا میزان 160۔ ارب روپے ہے۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے انتہائی خوشی ہو رہی ہے کہ پنجاب کا آئندہ مالی سال کا ترقیاتی بجٹ 160۔ ارب روپے کا ہو گا۔ جو کہ پنجاب کی تاریخ میں کسی بھی مالی سال کا سب سے بڑا ترقیاتی پروگرام ہو گا۔ میں یہ بتانا

ضروری سمجھتا ہوں کہ آئندہ مالی سال کا مجوزہ ترقیاتی تخمینہ روایتی مالی سال کے نظر ثانی شدہ ترقیاتی پروگرام کے حجم سے 38 ارب 3 کروڑ روپے زیادہ ہے۔

16۔ ہم نے اس ترقیاتی بجٹ میں بیرونی قرضوں پر انحصار کرنے کی بجائے بھرپور کوشش کی ہے کہ ہم نے گزشتہ سال کے مقابلہ میں بیرونی قرضوں کے حجم میں 23 ارب روپے کی کمی کی ہے اور صوبہ کے ترقیاتی پروگراموں کو زیادہ سے زیادہ اپنے وسائل پر انحصار کرتے ہوئے ترتیب دیا ہے۔ یوں ہم آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے قرض کا بوجھ چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔

17۔ جناب سپیکر! ہماری حکومت کو کمی بحران و رئٹنے میں ملے جن میں خوارک کا بحران، بجلی کا بحران، پانی کا بحران اور عدالتی بحران نمایاں ہیں۔ اشیائے خوردنی، بجلی، گیس اور پانی کی قلت ان میں روزافزوں اضافہ وہ مسائل ہیں جن سے غریب طبقہ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ منگانی نے نہ صرف غریب عوام کے استعداد کارکو متاثر کیا ہے بلکہ ان کے لئے دو وقت کی روٹی کھانا اور اپنی زندگی سے رشتہ قائم رکھنا مشکل ہو گیا ہے۔

18۔ جناب سپیکر! ہم نے فرائض سنبھالتے ہی حکومتی مالیاتی پالیسیوں کا از سر نوجائزہ لیا اور اپنی ترجیحات کا اس طرح سے تعین کیا کہ حکومت کے جاریہ اخراجات میں سے فضول خرچ کو کم کر دیا جائے اور ترقیاتی اخراجات کا رخ عوام کے حقیقی فلاح و بہood کے منصوبوں کی طرف موڑ دیا جائے۔

19۔ جناب سپیکر! غریب اور مغلس طبقہ بنیادی اشیائے خوردو نوش کی کم قیمت پر فراہمی اور مفت علاج معالجہ کی سلویات کے لئے حکومت پنجاب 13 ارب روپے سے زائد کی ریکارڈ سبیدی دے گی۔ اس میں غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے والوں کو سامان خوردو نوش کی فراہمی کے لئے براہ راست نقدر قوم کی فراہمی کا پروگرام بھی شامل ہے۔

- منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی کے سد باب اور بڑھتی ہوئی منگانی کے اثرات سے عوام کو تحفظ دینے کے لئے پرائیس کنٹرول بورڈ قائم کئے جائے ہیں۔

- ایسی غریب بیوگان جن پر پبلک سیکٹر کے مالی اداروں مثلاً ارگی ترقیاتی بنک، ہاؤس بلڈنگ فناں کارپوریشن وغیرہ کے قرضے واجب الادا ہیں اور جوان

قرضوں کو ادا کرنے سے قاصر ہیں ان کے واجب الادا قرضے حکومت خود ادا کرے گی۔ (نورہ ہائے تحسین)

مغلس اور نادر لوگ جن کے لئے اگر چھٹ کوئی ہے تو آسمان اور بستر کوئی ہے تو زمین۔ ایسے لوگوں کے لئے حکومت پنجاب کے شری علاقوں میں کم قیمت والے گھروں کی سکیم شروع کر رہی ہے جس پر اگلے ماں سال میں ایک ارب روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔

زراعت کو جدید مشینی سولیات دینا اور اسے سائنسی خطوط پر استوار کرنا ہمارا نسبت اعین ہے۔ ہم غریب کسانوں کے لئے گرین ٹریکٹر سکیم کا دوبارہ اجراء کر رہے ہیں۔ اس سکیم کے تحت ساڑھے بارہ ایکٹونک زرعی اراضی کے مالکان کو جن کے پاس ٹریکٹر نہیں ہیں کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی کے ذریعے ایک لاکھ روپے فی کسان فی ٹریکٹر سبڈی دی جائے گی۔ اس میں اگلے سال ایک ارب روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔ جس سے 10 ہزار ٹریکٹر میا کئے جائیں گے۔ (نورہ ہائے تحسین)

زرعی اجسas اور سبزیوں کی پیداوار میں اضافے کے لئے ایک سکیم شروع کی جا رہی ہے تاکہ عام آدمی کو سستی اور تازہ سبزیوں کی فراہمی یقینی بنائی جاسکے۔ اس سکیم کے تحت پڑھے لکھے تعلیم یافتہ اور بے زمین کاشت کار ان یا وہ کاشت کار جن کی زرعی زمین کی ملکیت 4 ایکٹونک ہے ان کو ساڑھے بارہ ایکٹونک کاشت کار سرکاری زمین کاشت کے لئے lease پر دی جائے گی۔ اس میں سال 2008-09 کے دوران تقریباً 60 ہزار ایکٹر سرکاری زمین lease پر تقسیم کرنے کا پروگرام ہے جس سے یہ دریاؤں کے کنارے اور بیلے کی زمین بھی شامل ہے۔

وہ نوجوان جو اپنی قابلیت کی بنیاد پر داخلہ ملنے کے باوجود پروفیشنل تعلیم کے متحمل نہیں ہو سکتے ان کا تعلیمی خرچ حکومت پنجاب برداشت کرے گی۔ جس کے لئے آئندہ سال 20 کروڑ روپے میا کئے جا رہے ہیں۔ (نورہ ہائے تحسین)

- اساتذہ کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے performance based incentive scheme شروع کی جا رہی ہے۔ جس کے تحت سب سے بہتر کارکردگی دکھانے والے اساتذہ کو performance allowance دیا جائے گا۔ اس سال اس میں 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- 144 سکولوں کو centre of excellence بنایا جائے گا جس پر 3 ارب 63 کروڑ روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ یہ centre of excellence جدید تعلیم اور جدید سہولیات سے آراستہ ہوں گے۔ اس کے علاوہ اس پروگرام کے تحت اس سال تقریباً 72 سکولوں میں 11 ہزار کے قریب یتیم اور بے سہارا بچوں اور بیجوں کے لئے تعلیم کے ساتھ ساتھ رہائش سولتیں بھی فراہم کی جائیں گی۔ اس سوالت کو پورے پنجاب میں بذریعہ اس طرح پھیلایا جائے گا کہ پنجاب کی ہر تھیصل کی سطح پر کم از کم دو سکول ایسے قائم ہوں جن میں ایک یتیم لڑکوں اور ایک یتیم لڑکیوں کے لئے مختص ہو۔
- غریب طالب علموں کے لئے اعلیٰ درجہ کی مفت ایمپر کنڈیشنڈ سکول بس سروس شروع کی جا رہی ہے۔ ان سکول بسوں میں سیکورٹی گارڈز کا بھی مکمل انتظام ہو گا۔ یوں اس ملک کا غریب اور ذہین طالب علم موسم کی سختیوں سے بے پرواہ ایک آرام دہ و سیلہ سفر کے ذریعے سکول پہنچا کرے گا۔ یہ بس سروس پنجاب کے سات بڑے شرود یعنی لاہور، راولپنڈی، ملتان، فیصل آباد، گوجرانوالہ، بہاولپور اور ڈی جی خان میں شروع کی جائے گی۔
- پنجاب کے چھ بڑے شرود یعنی لاہور، ملتان، فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور بہاولپور میں رہائش پذیر کم آمدی والے لوگوں کے لئے زراعت آمدورفت نہ صرف منگے بلکہ ناکافی ہیں۔ حکومت اگلے مالی سال میں بھی شعبہ کے تعاون سے ان چھ بڑے شرود میں مزید ایک ہزار ایمپر کنڈیشنڈ بسیں سرٹکوں پر لانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس میں ایک ارب روپے کی سبstedی بھی دی جا رہی ہے۔ حکومت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ ٹرانسپورٹ کی مدد میں دی جانے والی اس سبstedی سے جو بسیں خریدی جائیں وہ صرف بڑے شرود

میں ہی چلانی جائیں۔ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ٹرانسپورٹ سیکٹر میں بھی
شعبہ کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ وہ بڑے شرکوں میں زیادہ سے زیادہ بسیں
چلا سکے۔

گردوں کی جان لیوا بیماری ہمارے ملک میں تیری سے پھیل رہی ہے۔ بد قسمتی
سے غریب اور نادار لوگ اس بیماری کا سب سے زیادہ مشکار ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا
کہ میاں محمد نواز شریف کے سابقہ دور حکومت میں ان کی ذاتی دلچسپی سے کڈنی
سنٹر اور dialysis سنٹر قائم کئے گئے تھے۔ سابقہ حکومت کی عدم توجی کی وجہ
سے ان سنٹرز کو نظر انداز کر دیا گیا جس سے غریب اور مغلس مریضوں کی
تکالیف میں اضافہ ہوا۔ ہم ان سنٹرز کو نہ صرف دوبارہ فعال کر رہے ہیں بلکہ
نئے سنٹرز بھی قائم کر رہے ہیں۔ اس میں 54 کروڑ روپے مختص کئے گئے
ہیں۔

تعلیم اور صحت کے شعبہ جات میں بہتری ہماری حکومت کی اولین ترجیحات
میں سے ہے اگلے مالی سال میں تعلیم اور صحت کے شعبہ میں صوبائی اور ضلعی
حکومتوں کی سطح پر 389-145 ارب روپے میں سے تقریباً 35 ارب روپے
خرچ کئے جائیں گے۔ جس میں 110 ارب روپے تعلیم اور 35 ارب
روپے صحت کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

بجلی کی قلت جہاں ہماری زرعی اور صنعتی پیداوار کو متاثر کر رہی ہے وہاں
بے روزگاری میں بھی اضافے کا سبب ہے۔ ہماری حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے
کہ بجلی کی قلت پر قابو پانے کے لئے اپنے طور پر بھی کوششیں کی جائیں۔ ہم یہ
سبجھتے ہیں کہ پنجاب میں چھوٹے منصوبے بنانے کے لیے بجلی پیدا کرنے کی استعداد موجود
ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم پنجاب میں 350 میگاوات بجلی پیدا کریں گے اور
اندھیروں میں کمی لے کر آئیں گے۔

جان و مال کا تحفظ اور امن و امان، معاشی استحکام اور صنعتی ترقی کے لئے اشد
ضروری ہے اس کے لئے ہماری حکومت نے مالی سال 2008-09 میں اس
مد میں 30 ارب روپے مختص کئے ہیں۔

- امن و امان قائم کرنے کے لئے پولیس اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بلکہ اگر یہ کما جائے کہ مظلوم کی سب سے اول دادرسی تھانے میں ہی ممکن ہے تو غلط نہ ہو گا۔ ہماری حکومت تھانے پلچر کو تبدیل کرنے کا تھیہ کئے ہوئے ہے۔ تھانوں میں رشوت، بے ایمانی اور سفارش جیسی لعنتوں کو ختم کر دیا جائے گا۔ پولیس کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے performance based incentive سیکم شروع کی جا رہی ہے یعنی جو افسروں کو، بہتر امن عامہ فراہم کرے گا وہی آگے بڑھنے اور ترقی کے قابل ہو گا۔ کرپٹ افسروں کو نکالنے کے لئے قانون بنایا جائے گا۔
- 20- جناب سپیکر! ہم ایک صاف سستھری اور فعل انتظامیہ اور صوبے میں مالیاتی نظم و ضبط لانے کا وعدہ کرتے ہیں۔ ہماری کوشش ہو گی کہ حکومت کے غیر ترقیاتی اخراجات کو انتہائی ضروری حد تک کم کیا جائے اور فضول خرچوں اور تعیش کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے۔ ہر سرکاری میجھے کو مالیاتی نظم و ضبط کا پابند بنایا جائے گا۔ سرکاری اہلکاروں کو یہ احساس دلائیں گے کہ سرکاری پیسا ان کا اپنا مکایا ہوا نہیں بلکہ غریب عوام کے خون پینے کی کمائی ہے۔ اب ہم ایک ایک پائی کا حساب لیں گے اور سرکاری وسائل کے غلط استعمال کو ہر صورت میں روکا جائے گا۔ ہماری حکومت نے ذمہ داریاں سنبھالنے ہی کفایت شعاری کو سختی سے اپنایا ہے۔
- تمام غیر ضروری سرکاری ضیافتیں اور تقریبات کو محدود کر دیا گیا ہے۔ جماں کسی سرکاری میٹنگ یا تقریب میں کھانا اشد ضروری ہو گا وہاں صرف ونڈش کا اہتمام کیا جائے گا۔
- تمام سرکاری مکھموں کے لئے نئی گاڑیوں کی خرید پر مکمل پابندی لگادی گئی ہے۔ اس کے علاوہ فرنچیز، دیگر ساز و سامان، ایئر کنڈیشنڈ اور پر تعیش اشیاء وغیرہ پر بھی پابندی رہے گی۔
- ایک صوبائی reorganization کیمیٰ قائم کی جا رہی ہے جو مکھموں کے غیر ضروری اخراجات اور کارکردگی کا جائزہ لے کر ان میں توازن پیدا کرنے سے متعلق سفارشات پیش کرے گی۔

- 21۔ جناب سپیکر! ہمارے ترقیاتی بجٹ کے بنیادی اصول درج ذیل ہیں:
- 1 پنجاب کے تمام علاقوں اور تمام طبقوں کو برابری کی بنیاد پر ترقی دیں۔
 - 2 غربت میں کمی لائیں۔
 - 3 روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواعیق پیدا کریں۔
 - 4 سماجی شعبہ فنی تعلیم اور صحت میں بہتری پیدا کریں۔
 - 5 نیا infrastructure اور موجودہ قائم کو بہتر بنائیں۔
 - 6 صنعتی اور زرعی پیداوار میں اضافہ کریں۔
 - 7 خوراک، پانی اور انرجی کی صورتحال کو بہتر کریں۔
 - 8 عورتوں کے لئے زیادہ سے زیادہ سولتین فراہم کریں۔
 - 9 پبلک پرائیویٹ پارٹنرزپ کو روایج دیں۔
- 22۔ جناب سپیکر! اب آپ کی وساطت سے میں معزز ارکین اسمبلی کی خدمت میں ترقیات پروگرام 2008-2009 کے مختلف شعبہ جات کے لئے مختص رقوم پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔
- 23۔ جناب سپیکر! سماجی شعبہ جس میں تعلیم، صحت، فرائیں و نکاسی آب اور سماجی بہود شامل ہیں ان کی بہتری پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ سماجی شعبہ کے ترقیاتی پروگرام کے لئے ارب 64 کروڑ روپے کی خطریر قم مختص کی گئی ہے جو کہ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کے تخمینہ کا 49.3 فیصد ہے۔
- تعلیم کے شعبہ کے لئے ترقیاتی بجٹ کا تخمینہ 30 ارب 13 کروڑ روپے ہے۔
 - سرکاری سکولوں پر عوام کا اعتماد بحال کرنے کے لئے ماڈل سکول قائم کئے جائیں گے۔ آئندہ مالی سال میں 4574 سینکڑی اور ہائرشینکڑی سکولوں کو جدید کمپیوٹر لیب سے آرائتہ کیا جائے گا جن پر تقریباً 5 ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔
 - تعلیمی ماحول کی بہتری کے لئے سرکاری سکولوں میں اصلاحات کے پروگرام کے تحت ضروری سولیتیں کی کی کو پورا کرنے کے لئے 2 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

- ضرورت کی بنیاد پر سکولوں کی gradation up کی جائے گی جن پر ایک ارب روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔
- زیور تعلیم سے آرستہ ماں اچھی قوم پیدا کرتی ہے۔ تعلیم نسوان کے فروغ کے لئے 560 گرلنڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دیا جائے گا جن پر 2 ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ایک ارب 91 کروڑ روپے کی لاگت سے 542 بوائز سکولوں کو اپ گرید کیا جائے گا۔
- پیش بچوں کے لئے بین الاقوامی معیار کے مطابق معذوروں کی بحالی کا ایک سنتر قائم کیا جا رہا ہے جس کے لئے ایک ارب روپے کی خطریر قم مختص کی گئی ہے۔
- جناب سپیکر! سماجی سیکٹر میں صحت ایک اہم شعبہ ہے۔ صحت کے شعبہ میں آئندہ مالی سال میں مجموعی طور پر 26 ارب 10 کروڑ روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔ جن میں 13 ارب روپے سے زائد صوبائی سٹھ پر اور 12 ارب 69 کروڑ سے زائد روپے ضلعی سٹھ پر خرچ کئے جائیں گے۔ صوبائی سٹھ پر صحت کے شعبہ میں ترقیاتی پروگرام کا تعمینہ 9 ارب روپے ہے۔ یہ تعمینہ رواں مالی سال کے تعمینہ کے مقابلے میں 38.5 فیصد زیادہ ہے۔ یہ ہماری حکومت کی صحت کے شعبہ کے ساتھ وابستگی اور لوگوں کو صحت کی بہتر سویلیات فراہم کرنے کے عزم کا اظہار ہے۔ ہماری کوشش ہو گی کہ صوبے کے تمام بڑے ہسپتاں میں زیر علاج مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جائیں۔ ہماری کوشش ہو گی کہ ہم مرکزی سٹھ پر drug pricing policy کو غریبوں کے مفاد میں ترتیب دینے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں تاکہ عام آدمی تک دوستے داموں میسر ہو سکے جس کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ ایسی ادویات جو عالمی معاهدہ W.T.O کے مطابق مطلوبہ عرصہ گزار چکی ہیں انہیں patent کے زمرے سے نکال کر generic کے زمرے میں ڈالا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو patent دوائی 100 روپے کی تھی اب وہ صرف پانچ روپے میں ملا کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)
- جناب سپیکر! جیسا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے خطاب میں کہا تھا حکومت پنجاب نے Health insurance کا نظام رائج کرنے کے لئے اگلے مالی سال کے ترقیاتی

پروگرام میں ایک جائزہ روپورٹ بنانے کی سکیم شامل کی ہے جس کی تمام تفصیلات کے مطابق کے بعد اسے باقاعدہ طور پر پروگرام میں شامل کیا جائے گا۔

• تعلیم اور صحت کے ساتھ حکومت کھیلوں کو فروغ دینے پر بھی خصوصی توجہ دے گی۔ رواں مالی سال کے 60 کروڑ روپے کے تخمینہ کو بڑھا کر اگلے مالی سال کے لئے ایک ارب 50 کروڑ روپے تجویز کئے گئے ہیں۔

• جیل خانہ جات میں ایک جامع اصلاحی پروگرام شروع کیا جا رہا ہے جس پر 80 کروڑ روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔

25۔ جناب سپیکر! پانی نعمت رب جلیل ہے۔ صاف سترہ پانی نہ صرف انسانی صحت اور نشوونما کے لئے ضروری ہے بلکہ ماحول کو بھی آسودگی سے پاک رکھتا ہے۔ فراہمی و نکاسی آب اگرچہ تحصیل میونسل ایڈمنیسٹریشن کی ذمہ داری قرار دی جا چکی ہے تاہم حکومت پنجاب اس بنیادی ذمہ داری سے غافل نہیں ہے۔ حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں اس میں 8 ارب روپے خرچ کرنے جا رہی ہے جو رواں مالی سال کے تخمینہ سے 23 فیصد زائد ہے۔ اس سے شری اور دیکی علاقوں میں فراہمی و نکاسی آب کے انتظام کو بہتر بنایا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت 55 فیصد فنڈز دیکی علاقوں میں خرچ کئے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

• پانچ بڑے شرودوں میں 3 ارب روپے کی لاگت سے سیورٹی اور ڈرٹنچ کے نظام کو بہتر کیا جائے گا۔

26۔ جناب سپیکر! پنجاب کی کچی آبادیوں میں بنیادی سہولیات کی صورت حال بہت دگرگوں ہے سابقہ حکومت نے اگرچہ کچی آبادیوں کو سدھارنے کے لئے خاصی رقم مختص کی تھی لیکن یہ رقم دھری کی دھری رہ گئی اور سکیم پر کوئی اخراجات نہ ہو سکے۔ یوں لگتا ہے کہ کچی آبادیوں کی حالت سدھارنا سابقہ حکومت کی ترجیحات میں شامل ہی نہیں تھا۔ ان کم آمدنی والے لوگوں کی رہائشی آبادیوں میں فراہمی و نکاسی آب لنک روڈز اور دیگر سہولیات کی فراہمی کے لئے 2 ارب روپے کی ایک خظیر رقم مختص کی گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

27۔ جناب سپیکر! دیکی علاقوں کی ترقی کے لئے مقامی سطح کی سکیمیوں پر 3 ارب روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔ جس میں دیکی علاقوں میں رابطہ سڑکیں سکول و کالج

میں missing facilities میا کرنا فراہمی و نکاسی آب دیکی ڈسپنسریوں اور دیگر بنیادی سروتوں کے منصوبے شامل ہیں۔ ان سکیوں کی نشاندہی منتخب عوامی نمائندے کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

28۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ زراعت کی ترقی ہماری ترجیحات میں شامل ہے کیونکہ نہ صرف پنجاب کی معیشت کا زیادہ تر انحصار زرعی شعبہ پر ہے بلکہ عالمی معیشت داں دنیا کے لئے ایک غذائی بحران کی پیش گوئیاں بھی کر رہے ہیں ایسی ٹکمیلی صورتحال کی وجہ سے زرعی شعبہ مزید اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ آئندہ مالی سال میں زرعی شعبہ میں 3۔ ارب روپے خرچ کئے جائیں گے جو رواں مالی سال کے تخمینے سے سات فیصد زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت کی طرف سے زرعی شعبہ کی مدد میں 8۔ ارب روپے کی امداد متوقع ہے۔ ہماری کوشش ہو گی کہ زرعی شعبہ سے متعلق تمام جاری منصوبوں کو ٹکمیل تک پہنچایا جائے اور درج ذیل نئے منصوبے بھی شروع کئے جائیں۔

- زرعی تحقیق کے بغیر زراعت کے شعبہ میں ترقی کا تصور نہیں کیا جا سکتا اس سال زرعی تحقیق پر ایک ارب 21 کروڑ روپے سے زائد خرچ کئے جائیں گے۔
- سبزیوں کی پیداوار کو محفوظ رکھنے کے لئے دس اضلاع میں cold storage بنانے کے علاوہ شہری علاقوں میں مائل سبزی منڈیاں بنائی جائیں گی۔ اس مدد میں اخراجات کا تخمینہ 35 کروڑ روپے ہے۔

29۔ جناب سپیکر! لاکیوٹاک زراعت کے شعبہ میں ریڑھ کی ہڈی کی چیختی رکھتا ہے۔ انسانی زندگی کو قائم و دامن رکھنے میں بھی اس کا اہم کردار ہے اور یہ ملکی معیشت کا ایک اہم جزو ہے۔ لاکیوٹاک کے شعبہ کو ترقی دے کر غربت کو کم کرنے میں براہ راست مدد لی جا سکتی ہے۔ مالی سال 2008-09 میں لاکیوٹاک کے شعبہ میں ایک ارب 90 کروڑ روپے کی لگات سے نئی ترقیاتی اور تحقیقی سرگرمیاں شروع کی جائیں ہیں۔ جو رواں مالی سال کے بچٹ تخمینے سے 58 فیصد زیادہ ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ اور خود روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے مویشیوں کی بیماریوں کی روک تھام کے لئے 2۔ ارب 21 کروڑ روپے کی لگات سے پنجاب کے 25 اضلاع میں علاج کی سرویسیات میا کی جائیں گی۔ اس سال اس مدد میں 90 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

- 30۔ جناب سپیکر! آپاٹی کے نظام کو بہتر بنائے بغیر زرعی خود کفالت کا تصور ممکن نہیں۔ پنجاب میں یہ نظام 37 ہزار کلو میٹر پر محیط ہے جس سے 21 ملین ایکڑ رقبہ سیراب کیا جا رہا ہے۔ ہماری یہ کوشش رہے گی کہ 100 سال سے قائم اس ورشہ کی مکمل دیکھ بھال کریں اور اس میں ہر ممکن بہتری اور توسعہ کریں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں آپاٹی سیکٹر کے لئے 11 ارب 30 کروڑ روپے سے زائد رقم مختص کی گئی ہے۔
- 31۔ جناب سپیکر! ملکی معیشت میں جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اگلے مالی سال میں اس شعبہ میں 90 کروڑ روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔ آئندہ بجٹ میں یہ تجویزہ روایاں مالی سال کے مقابلے میں 30 فیصد زائد ہے۔
- 32۔ جناب سپیکر! صنعتیں ہماری معیشت کی جان اور خوشحال زندگی کی ضمانت ہیں۔ ہماری حکومت کی یہ کوشش رہے گی کہ صوبے کے ماحول کو business friendly کر کھا جائے تاکہ بخی شعبہ میں زیادہ صنعتیں قائم ہوں جس سے روزگار کے موقع بڑھیں اور پنجاب کے عوام خوشحال زندگی بسر کر سکیں۔
- صنعتی شعبہ میں ترقی کے لئے آئندہ مالی سال میں ایک ارب 30 کروڑ روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے جو روایاں مالی سال کے مقابلے میں 225 فیصد زائد ہے۔
 - چھوٹی صنعتوں کو فروع دینے اور خود روزگار کے موقع پیدا کرنے کے لئے ایک ارب روپے کے تجویزہ سے micro-finance loaning سکیم شروع کی جا رہی ہے۔
 - چھوٹی صنعتوں (cottage industries) کی ترقی ہمارا نصب العین ہے۔ اس شعبہ پر خصوصی توجہ دی جائے گی تاکہ ملکی معیشت کی رفتار و ذرائع آمدنی کو برآمدات کی ترقی سے بڑھایا جاسکے۔ اس مقصد کے لئے 40 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔
 - صنعتی وزرعی ترقی ہنزہ مند افرادی قوت سے مشروط ہے۔ ہنزہ مند پنجاب کا خواب پورا کرنے کے لئے حکومت T.E.V.T.A کی گرانٹ میں روایاں مالی سال کے مقابلے میں 28 فیصد کا اضافہ کر رہی ہے۔ اگلے سال اس میں 2 ارب 30 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں جو کہ روایاں مالی سال کے تجویزہ سے 40 فیصد زیادہ ہیں جس سے 60,000 طالب علموں کو جدید فنی علوم یعنی مارکیٹ driven کو رسز

میں تربیت دی جائے گی تاکہ صنعتی وزرعی شعبہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

33۔ جناب سپیکر! سماجی اور صنعتی ترقی میں بہترین انفراسٹرکچر ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آئندہ مالی سال میں مجموعی طور پر 30۔ ارب روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے جس میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے 17۔ ارب 50 کروڑ روپے، پبلک بلڈنگ کی تعمیر کے لئے 5۔ ارب 23 کروڑ روپے اور urban development کے سیکٹر میں 6۔ ارب 76 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ یہ تخمینہ رواں مالی سال کے تخمینہ سے 38 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! صحافی برادری کی خدمت میں جمہوریت کی جدوجہد کا میں دل سے معرف ہوں۔ کارکن صحافی قلم کی محنت کش ہے ان کی رہائشی سکیوں اور سواتوں کے لئے جتنی بھی رقم رکھی جائے وہ کم ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ آئندہ ہم اس کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز رکھیں اور ان کے گھروں کو سکیوں کے مطابق بنائیں۔ ہم اس کو open رکھ رہے ہیں اور زیادہ سے زیادہ فنڈز ہم اس میں رکھیں گے۔

34۔ جناب سپیکر! ماحول کے تحفظ کے سلسلہ میں حکومت پنجاب حکومت پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ پنجاب میں بڑھتی ہوئی شری آبادی، صنعتی ترقی اور موڑ گاڑیوں کے زیادہ سے زیادہ استعمال نے ہمارے قدرتی ماحول، پینے کے پانی اور فضائی کا الوہ کر دیا ہے۔ ماحول کے تحفظ کے لئے مالی سال 2008-09 میں ایک ارب روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔

35۔ جناب سپیکر! ہمارا ملک اور ہمارا خط پنجاب تہذیب و ثقافت کا مرکز ہے۔ اپنے تہذیبی ورثہ کو دنیا میں روشناس کرانے کے لئے سیاحت کا کردار نمایاں ہے۔ مقامی اور بین الاقوامی سیاحت کے فروع کے لئے حکومت پنجاب 10 کروڑ روپے خرچ کرنے جا رہی ہے جس سے مری، کھیوڑہ، نیکانہ، دراوڑ، اچ شریف جیسے سیاحتی مقامات اور تہذیبی ورثے کا تحفظ کیا جائے گا۔ حکومت اس سلسلہ میں گلر کمار جیسے قدرتی حسن سے مالا مال علاقوں میں وائلڈ لائف پارک بنانے کا بھی ارادہ رکھتی ہے۔

• ثقافتی ورثہ، آثار قدیمہ کے تحفظ اور اطلاعات و نشریات کے فروع کے لئے جاری منصوبوں پر 28 کروڑ روپے اور نئی سکیوں کے لئے 12 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔

36۔ جناب سپیکر! جنوبی پنجاب نسبتاً کم ترقی اصلاح پر مشتمل ہے۔ ان اصلاح کی ترقی کے لئے ترجیحی بنیادوں پر بنیادی سولتیں فراہم کی جائیں گی۔ اس میں تقریباً 7 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے جائیں گے۔ جنوبی پنجاب میں معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ایشین ڈولیپمنٹ بک کے تعاون سے ایک بہت بڑا منصوبہ زیر تعمیر ہے جس سے واٹر پلائی سکیم، ڈریچ سکیم، waste والٹر ٹیમنٹ پلانٹ، لنک روڈز وغیرہ شامل ہیں۔ اس پروگرام کو آئندہ مالی سال میں جاری رکھا جائے گا۔

- مزید برآں ان علاقوں میں اگلے مالی سال میں حکومت درج ذیل منصوبے شروع کرنے جا رہی ہے:
- دس بارہی اصلاح میں ذرائع آمدن مہیا کرنے کے منصوبوں کے شروع کئے گئے پر اجیکٹ پر تقریباً 39 کروڑ روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔
- چوتھا میں بنیادی سولتوں کی فراہمی کے لئے 91 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔
- جنوبی پنجاب کے لئے 9 ارب روپے کی لگت سے منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں۔
- راجن پور اور ڈی جی خان کے قبائلی علاقوں میں بنیادی سولتوں کی فراہمی کے لئے 3 ارب روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔

37۔ جناب سپیکر! ایم جنسی سروس کو پنجاب کے تمام اصلاح میں مہیا کیا جا رہا ہے جس پر اگلے سال 2 ارب 50 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ (نصرہ ہائے ٹھیسین)

38۔ جناب سپیکر! آج کا دور انفار میشن ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ پوری دنیا کے ممالک اپنے کاروبار اور روزمرہ کے کام کا جتنک کو الیکٹرانک mode میں لارہے ہیں۔ انفار میشن ٹیکنالوجی سے نہ صرف استعداد کار میں تیزی آتی ہے بلکہ اس سے کاروبار میں وسعت، شفافیت اور احتسابی عمل کو بھی فروغ دیا جاسکتا ہے۔ اگلے سال ایک ارب 50 کروڑ روپے کے خرچ سے لینڈریکارڈ اور رجسٹریشن deed یعنی رجسٹریوں کو computerized کیا جائے گا۔ سابق وزیر اعلیٰ کا پر تعیش اور عالی شان سیکرٹریٹ جس کی تعمیر، زیباش و آرائش پر کروڑوں

روپے خرچ کئے گئے تھے قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف کے اعلان کے مطابق آئی ٹی یونیورسٹی برائے خواتین میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

39۔ جناب سپیکر! حکومت معدنیات کو ترقی دے کر قدرتی وسائل سے بھرپور استفادہ کرنے کا تھیہ کئے ہوئے ہے۔ حکومت کی پالیسی ہے کہ کانوں کی exploration خود کرے اور معدنی پیداوار کو بڑھانے کے لئے بخی شعبہ کو آگے لائے تاکہ معدنیات کے شعبہ میں مقامی اور بین الاقوامی سرمایہ کاری کا فروغ ہو۔ معدنیات کے شعبہ کے لئے 2009-2008 میں 300 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے تخمینہ کے مقابلے میں 46 فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! اس موقع پر یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کم جولائی 2008 سے تانگ، گدھا گاڑی، ہاتھ ریڑھی، رکش اور ٹاؤن میو ٹسل ایڈمنیسٹریشن لائنس فیس وصول نہیں کریں گے۔ حکومت پنجاب اس کے بدلت میں اس مدد میں ہونے والی آمدن کے برابر گرانٹ مہیا کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

40۔ جناب سپیکر! امیر طبقہ جو ٹیکس دینے کی استطاعت رکھتا ہے اس سے ٹیکس کی مدد میں دی جانے والی ناجائز مراعات کو ختم کیا جا رہا ہے اور کچھ نئے ٹیکس تجویز کے جاری ہے ہیں۔

- درآمد شدہ بڑی گاڑیوں پر لگشیری ٹیکس لگانے کی تجویز ہے جس کی تفصیل فناں بل پر موجود ہے۔

- عدالت کے ذریعے غیر منقولہ جائیداد کی خرید اور کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، ڈولیپمنٹ اتھارٹیز، ہاؤسنگ اتھارٹیز اور غیر منقولہ جائیداد کی خرید و فروخت کو اسٹامپ ڈیوٹی کے دائرة کار میں لا یا جا رہا ہے۔ اس میں ڈی-اتک۔ اے اور اس قسم کی جو مختلف سکمیں تھیں جو کہ اس سے پہلے ٹرانسفر فیس کی مدد میں حکومت پنجاب کو کچھ نہیں ملتا تھا وہ تمام ٹرانسفر فیس اپنے نک رکھتے تھے، ان کو اس میں لا یا جا رہا ہے اور اس سے پنجاب حکومت کے ریونیو میں انشاء اللہ بے شمار اضافہ ہو گا۔

- گھر ڈوڑ پر entertainment duty کی شرح میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔

وفاقی حکومت نے بجٹ 09-2008 میں اشیاء پر سیلز ٹکس کی موجودہ شرح 15 فیصد کو بڑھا کر 16 فیصد کر دیا ہے۔ چونکہ حکومت پنجاب نے بھی سرو سرز پر سیلز ٹکس لگایا ہوا ہے اور یہ ٹکس حکومت کی طرف سے وفاقی حکومت وصول کرتی ہے لہذا سرو سرز پر سیلز ٹکس کی شرح میں بھی ایک فیصد کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔

میں معزز ایوان کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت پاکستان سے ہم مطالہ کر رہے ہیں کہ جائیداد کی خرید و فروخت پر capital value tax (C.V.T) ختم کر دیا جائے اور خدمات (services) پر سیلز ٹکس صوبہ کو وصول کرنے کی اجازت دی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

41۔ جناب سپیکر! ہماری حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تنخواہ دار طبقہ اور ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی تنخواہ اور پیشن میں نئے مالی سال سے کم از کم اسی شرح سے اضافہ دیا جائے جس کا اعلان وفاقی وزیر خزانہ نے اپنی حاليہ بجٹ تقریر میں کیا ہے اور یہ اضافہ 20 فیصد کا اضافہ ہے۔ علاوہ ازیں جس طرح وفاقی حکومت نے سرکاری ملازمین کے میڈیکل الاؤنس اور کنوینش الاؤنس میں اضافہ کیا ہے پنجاب حکومت بھی اپنے ملازمین کے میڈیکل اور کنوینش الاؤنس میں اسی طرح اضافہ کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

42۔ جناب سپیکر! ہم آپ سے ایسے وعدے نہیں کرنا چاہتے جنہیں پورا نہ کر سکیں۔ ہم کھوکھلے نعروں اور خوبصورت بے معنی جملوں پر لقین نہیں رکھتے۔ ہماری ترجیحات بھی آپ کے سامنے ہیں اور ہمارے مقاصد بھی۔ ہم عموم کے پیسے کی ایک ایک پائی ایماندار اداوار شفاف طریقے سے خرچ کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ ہمارے منصوبے انشاء اللہ دیر پا ہوں گے اس لئے کہ ہم اپنے ترقیاتی منصوبوں میں ایمانداری کو اپنا شعار بنائیں گے۔ تعمیر کے دوران یا تعمیر کے کچھ عرصہ بعد ٹوٹی سڑکیں، گرتے پل اور بیٹھتی عمارتوں کا دور گزر گیا۔ اب ہم ایسی ترقی دے کر جانا چاہتے ہیں جسے نسلیں یاد رکھیں۔

ہمارا کردار اور ہمارا عمل آپ کے سامنے شفاف آئینے کی طرح ہو گا۔ ہماری نیت ٹھیک اور مقاصد نیک ہیں۔ یہ دو خصوصیات کسی بھی قوم میں میسر آ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی نصرت اور رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

43۔ جناب سپیکر! ہم عوام پر لگائے گئے ٹیکسوس اور بیرونی قرضوں سے حاصل کی گئی رقوم حکومت کے پاس امانت سمجھتے ہیں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اس امانت میں خیانت نہیں ہونے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان زندہ باد (نعرہ ہائے چھسین)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ صاحب! آپ نے آخری پیرے میں ارادوں کی جوابات کی ہے اس کے بارے میں، میں اتنے ہی الفاظ کہوں گا لیکن میرا خیال ہے کہ اب سننے کی آپ میں ہمت نہیں رہی۔
ارادے جن کے پختہ ہوں یقین جن کا خدا پر ہو
تلاطم خیز موجود سے وہ گھبرا یا نہیں کرتے
اب وزیر خزانہ گوشوارہ سالانہ بحث بابت سال 09-2008 پیش کریں۔

گوشوارہ سالانہ بحث بابت سال 09-2008

کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کا رہ): میں گوشوارہ سالانہ بحث بابت سال 09-2008 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: گوشوارہ سالانہ بحث بابت سال 09-2008 پیش کر دیا گیا ہے۔ اب وزیر خزانہ گوشوارہ ضمنی بحث بابت سال 08-2007 پیش کریں۔

گوشوارہ ضمنی بحث بابت سال 08-2007

کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کا رہ): میں گوشوارہ ضمنی بحث بابت سال 08-2007 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: گوشوارہ ضمنی بحث بابت سال 08-2007 پیش کر دیا گیا ہے۔

مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

MR .SPEAKER: Minister for Finance to introduce the Punjab Finance Bill 2008.

مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2008

MINISTER FOR FINANCE (MR TANVEER ASHRAF KAIRA): I introduce the Punjab Finance Bill 2008.

MR SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2008 has been introduced.

آج کے اجلاس کا ایجندٹا مکمل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 19۔ جون 2008 صبح 11 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ اس روز سالانہ بحث پر عام بحث کا آغاز ہو گا اور عام بحث کے لئے چار دن مقرر کئے گئے ہیں۔ 19, 20, 21 اور 23 جون 2008 مختص کئے گئے چار دن ہیں۔ جوارا کین بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کا اندر ارج سکرٹری اسمبلی کے پاس مع تاریخ برائے بحث جمع کروادیں۔ شکریہ